جس کے سوالات کے جواب میں میں نے یہ کتاب لکھی ہے۔ آپ کے اس سوال سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو آپ نے میری اس کتاب کو خود نہیں پڑھا، یا پھر آپ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ایک شخص اپنی کسی تحریر کے درمیان جس عبارت کو حاشیہ چھوڑ کر واوین کے درمیان نقل کرتا ہے وہ اس کی اپنی عبارت نہیں ہوتی بلکہ دوسرے شخص کی عبارت ہوا کرتی ہے۔ اگر آپ نے یہ کتاب خود نہیں پڑھی ہے بلکہ کہیں سے سن سنا کر اس فقرے کے حوالے سے مجھ پر ایک الزام چسپاں کر دیا ہے تو آپ خود ہی سوچ لیجئے کہ یہ حرکت کر کے آپ کیسی سخت بے انصافی کے مرتکب ہوئے ہیں، اور اگر آپ نے اس کتاب کو خود پڑھا ہے اور پھر بھی آپ یہ نہیں سمجھ سکے کہ جس عبارت کا ایک فقرہ آپ نقل کر رہے ہیں وہ میری عبارت نہیں، بلکہ اس سائل کی عبارت ہے جس کا جواب دینے کے لئے میں نے اسے نقل کیا ہے، تو آپ فرمائیں کہ اس قابلیت اور سمجھ بوجھ کے آدمی کو آخر کیا ضرورت پڑی ہے کہ اتنے بڑے بڑے مسائل کے متعلق دوسروں کے عقائد کی صحت و عدمِ صحت کا فیصلہ کرنے بیٹھ جائے۔

۲۔ سوال نمبر ۲ میں آپ نے میرے رسالہ "تجدید و احیائے دین" کے حوالے سے جو دعویٰ فقرہ نقل کیا ہے وہ تجدید و احیائے دین میں نہیں ہے، بلکہ میری ایک دوسری کتاب "اسلامی عبادات پر ایک تحقیقی نظر" میں ہے۔ اس غلط حوالے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ آپ نے میری کوئی کتاب بھی نہیں پڑھی ہے بلکہ میرے خلاف پروپگنڈہ کرنے والوں سے کچھ سن سنا کر اپنی یہ فردِ قرار دادِ جرم تصنیف کر ڈالی ہے۔ پھر آپ کا یہ ارشاد کہ "یہی عقیدہ علامہ عنایت اللہ خان المشرقی بھی رکھتے ہیں" ——— یہ راز منکشف کرتا ہے کہ آپ نہ مشرقی صاحب کے متعلق کچھ جانتے ہیں اور نہ میرے متعلق۔ براہِ کرم میری کتاب "اسلامی عبادات" کو کہیں سے حاصل کر کے خود پڑھیے۔ اس میں ص ۱۰ سے ص ۱۳ تک کی عبارات پڑھنے سے آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں اور یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ مشرقی صاحب کیا کہتے ہیں۔

۳۔ آپ کے سوالات نمبر ۳، نمبر ۴، نمبر ۵، نمبر ۶ اور نمبر ۷ کا جامع جواب یہ ہے:

ظہورِ مہدیؑ اور نزولِ مسیحؑ کے بارے میں کثرت سے جو احادیث مروی ہیں ان سب کو جمع کرنے